خلافت لائبریری ربوہ

جماعت احمدیہ کے افراد کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی ہے جیساکہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برانمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے۔ کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے۔ اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونہ سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 256

اتوار 27 جمادی الثانی 1417ھ 10 نبوت 1375ھش 10 نومبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

صفات حسنہ اور اخلاق فاضلہ کے دو ہی حصے ہیں اور وہی (کلام الہی) کی پاک تعلیم کا خلاصہ اور لب لباب ہیں۔ اول یہ کہ حق اللہ کے ادا کرنے میں عبادت کرنا فسق و فجور سے بچنا اور کل محرمات الہی سے پرہیز کرنا اور اوامر کی تعمیل میں کمربستہ رہنا۔ دوم یہ کہ حق العباد ادا کرنے میں کوتاہی نہ کرے اور بنی نوع انسان سے نیکی کرے۔ بنی نوع انسان کے حقوق بجانہ لانے والے لوگ خواہ حق اللہ کو ادا کرتے ہی ہوں بڑے خطرے میں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ستار ہے' غفار ہے' رحیم ہے اور حلیم ہے اور معاف کرنے والا ہے۔ اس کی عادت ہے کہ اکثر معاف کر دیتا ہے مگر بندہ (انسان) کچھ ایسا واقع ہوا ہے کہ کبھی کسی کو کم ہی معاف کرتا ہے۔ پس اگر انسان اپنے حقوق معاف نہ کرے تو پھر وہ شخص جس نے انسانی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہو یا ظلم کیا ہو خواہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں کوشاں ہی ہو۔ اور عبادت' روزہ وغیرہ احکام دینیہ کی پابندی کرتا ہی ہو۔ مگر حق العباد کی پروا نہ کرنے کی وجہ سے اس کے اور اعمال بھی حبط ہونے کا اندیشہ ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 572)

جس کو خدا عزت دیتا ہے وہی مکرم ہوتا ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب - امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ ایک سچی بات ہے کہ جہاں بدکاریاں کثرت سے ہوں۔ وہاں غضب الہی نازل ہوتا ہے۔ قومی روایات سے متفقہ یہ شہادت ملتی ہے کہ بیت اللہ کا وجود تو بہت بڑے زمانہ سے ہے۔ لیکن حضرت ابوالملۃ ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے جس کی تاریخ صحیح موجود ہے (-) قوموں کا مرکز اور جائے تعظیم چلا آیا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ رات دن میں کوئی ایسا وقت بیت اللہ میں نہیں آتا۔ کہ وہاں اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت کے اوراد نہ پڑھے جاتے ہوں۔ مکہ معظمہ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات کا زندہ اور بیّن ثبوت موجود ہے۔ چنانچہ (کلام الہی) میں آیا ہے (-) اس الہی گھر کو معزز گھر بنایا۔ اس کو لوگوں کے قیام اور نظام کا محل بنایا۔ اور قربانیوں کو مقرر کیا کہ تم کو سمجھ آجائے۔ کہ خدا ہے اور وہ علیم و خبیر خدا ہے کیونکہ جس طرح اس نے فرمایا اسی طرح پورا ہوا۔

میں نے ایک دہریہ کے سامنے اس حجت کو پیش کیا۔ وہ ہکا بکا ہی تو رہ گیا۔ لوگوں کے مکانات اور پھر مذہبی مقامات کو دیکھو کہ ذرا سی انقلاب سے ساری عظمت خاک میں مل جاتی ہے۔ بابل کس عظمت و شان کا شہر تھا۔ مگر آج اس کا کوئی پتہ بھی نہیں دے سکتا۔ کہ وہ کہاں آباد تھا۔ کارتھج میں ہنی بال کا معبد پیراموں کا مندر جہاں اسکندر عظیم الشان بادشاہ آکر نذر دیتا تھا۔ اور اپنے آپ کو اس کا بیٹا منسوب کرتا تھا۔ آتش کدہ آذر غرض بڑے بڑے مقدس مقامات تھے۔ جن کا نام و نشان آج زمانہ میں موجود نہیں ہے مگر مکہ معظمہ کی نسبت خدائے علیم و حکیم نے اس وقت جبکہ وہ ایک وادی غیرذی زرع تھا یہ فرمایا کہ وہاں دنیا کے ہر حصہ سے لوگ آئیں گے۔ وہاں قربانیاں ہوں گی۔ اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا اظہار ہوتا رہے گا۔ صدیاں اس پر گزر گئیں۔ دنیا میں بڑے بڑے انقلاب ہوئے۔ سلطنتوں کی سلطنتیں تباہ ہو کر نئی پیدا ہو گئیں۔ مگر مکہ معظمہ کی

باقی صفحہ 7 پر

جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عشرہ وصولی وقف جدید

○ (29- نومبر تا 8- دسمبر 1996ء)

امراء- صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقف جدید سے ضروری گزارش:-

وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے سال کے اختتام کے پیش نظر مورخہ 29- نومبر تا 8- دسمبر 1996ء عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے آپ سے درخواست ہے کہ:-

○ یہ تسلی کرلیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے' مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں۔

○ ایسے احباب جن کی طرف سے نہ وعدہ ہے اور نہ ادائیگی ہی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کی جائے۔

○ احباب کو تحریک کریں کہ اپنے وعدے سے کچھ نہ کچھ زائد ادائیگی فرمائیں۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جن احباب کے مالی حالات دوران سال بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک کریں۔

○ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام کریں۔

آخری اور ضروری گزارش یہ ہے کہ احباب کو دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے۔ اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور جملہ مجاہدین کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ منصور احمد صاحب ظفر سکنہ احمد نگر ربوہ اچانک مورخہ 96-10-30 کی شام وفات پا گئیں۔ مورخہ 96-10-31 کو بعد عصر بیت المہدی میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم و محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کرائی۔ موصوفہ پابند عبادات' خوش اخلاق اور گوناگوں صفات کی مالک تھیں۔ موصوفہ مکرم مولانا عبدالرحمان صاحب مبشر کی سب سے بڑی بیٹی اور مولانا ظفر احمد صاحب ظفر کی سب سے بڑی بہو تھیں۔ مرحومہ نے سات بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کے بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست دعا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

۱۵ نبوت 1375 ھش ۱۵- نومبر 1996ء

کامل ایمان - نیک تبدیلی

جب تک انسان گناہ کو ایک ہلاک کر دینے والی زہر نہ سمجھے اور اسے یہ یقین پیدا نہ ہو جائے کہ گناہ ایک ایسی آگ ہے جو جلا کر رکھ دیتی ہے اور اس کے علاوہ خدا تعالیٰ جو ہمارے اعمال کو دیکھتا ہے وہ گناہوں کی سزا دینے پر نہ صرف قادر ہے بلکہ سوائے اس کے کہ وہ کسی کا کوئی گناہ معاف کر دے وہ سزا دیتا ہے۔ اگر ہم گناہ کے متعلق یہ سمجھیں کہ چلو ہو گیا تو ہو گیا پھر کیا ہے تو یقیناً ہم گناہ سے رک نہیں سکتے۔ گناہوں کے متعلق ایک یہ خیال بھی پایا جاتا ہے کہ کچھ چھوٹے گناہ ہیں اور کچھ بڑے گناہ ہیں۔ ہو سکتا ہے اپنی ذات میں یہ تقسیم بھی درست ہو لیکن یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہئے کہ چھوٹے گناہ ہوتے ہوتے بذات خود بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔ ایک ہی گناہ کو اگر پچاس دفعہ کیا جائے تو وہ یقیناً اس ایک گناہ کی کیفیت سے پچاس گنا بڑا ہو جائے گا اور اگرچہ انفرادی حیثیت میں وہ گناہ چھوٹا ہی ہو لیکن اتنے گناہ جمع ہو جانے کے بعد اور ان سب کو ملا دینے کے بعد انہیں چھوٹا نہیں کہا جا سکتا۔ وہ گناہ بڑے گناہ سے بھی زیادہ خطرناک حیثیت اختیار کر لیتا ہے کیونکہ بڑا گناہ تو ہو سکتا ہے ایک دفعہ سرزد ہوا اور پھر اس سے بچ گیا۔ لیکن جس چھوٹے گناہ کو بار بار کرنے کی عادت پڑ جائے اس کے متعلق یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ اس گناہ سے بچا جا سکے گا۔ وہ گناہ سرزد ہوتا رہے گا اور ایک کے اوپر دوسرا اور دوسرے کے اوپر تیسرا گناہ آکر ایسے ہو گا کہ ایک بلند و بالا ٹیلہ بن گیا ہے۔ گناہ ہی گناہ۔ اور ان سب گناہوں کو الگ الگ نہیں دیکھا جائے گا۔ ان کو ایک ہی اکائی میں دیکھ کر سمجھ لیا جائے گا کہ گناہ بہت بڑا ہو گیا ہے۔ پس اگرچہ یہ تقسیم عام طور پر کی جاتی ہے لیکن عملی زندگی میں یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ بعض اوقات چھوٹے گناہ بڑے گناہوں سے بھی زیادہ خطرناک ہو سکتے ہیں۔

اس لئے چھوٹے گناہوں سے بھی بچنا چاہئے اور بڑے گناہوں سے بھی بچنا چاہئے۔ ور گناہوں سے بچنے کا صحیح طریق یہ ہے کہ انسان گناہ کے متعلق یہ بات سمجھ لے کہ یہ اسے سزا کا مستحق بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی گناہ کو معاف کر دے تو یہ اور بات ہے اس میں ہمارا اپنا کوئی اختیار نہیں لیکن گناہ ہے ایک ایسی چیز جو سزا کا مستحق بنا دیتی ہے اور چونکہ چھوٹے بڑے دونوں قسم کے گناہوں کی سزا بڑی ہو سکتی ہے اس لئے کسی گناہ کو بھی چھوٹا نہ سمجھا جائے۔ یہ نہیں کہ صرف بڑے بڑے گناہوں سے بچا جائے اور چھوٹے گناہوں کی پرواہ نہ کی جائے۔

عام طور پر لوگ یہ کہنے کے عادی ہوتے ہیں کہ ہم کون سا ڈاکہ ڈالتے ہیں، ہم کون سا قتل کرتے ہیں گویا کہ ان بڑے بڑے گناہوں کا نام لے کر وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ چونکہ وہ ان بڑے گناہوں سے بچتے ہیں اس لئے باقی جو چھوٹی موٹی باتیں ہیں ان کا کوئی حرج نہیں۔ یہ نظریہ ہرگز درست نہیں ہے۔ ہر قسم کے گناہ سے بچنا ضروری ہے اور اگر انسان ہر وقت خدا کو اپنے سامنے رکھے تو یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی چھوٹا گناہ بھی اس سے سرزد ہو سکے۔ خدا کی ہستی اور اس کی صفات کا تصور اور ان کا یقین کسی صورت میں بھی انسان کو غلط راستے پر قدم مارنے کی اجازت نہیں دیتا۔ جوں جوں یقین بڑھے گا توں توں گناہ ہم سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ کیونکہ گناہ دراصل خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا نام ہے۔ اور خدا کو دیکھتے ہوئے اسے جانتے اور پہچانتے ہوئے اس کی نافرمانی کا امکان ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

پس ہمارے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ پر اپنے ایمان کو مضبوط کریں، اس پر کامل یقین رکھتے ہوئے اس کی معرفت کو حاصل کرتے ہوئے اپنے ایمان کو ادھورا نہ چھوڑیں۔ ادھورا ایمان اعمال پر بھی کوئی نیک اثر نہیں ڈالتا۔ جب تک ایمان مکمل نہ ہو ہمارے اعمال بھی صحیح اور درست نہیں ہو سکتے اور ہمارا ایمان ہم میں کوئی تبدیلی نہ پیدا کرے تو اس ایمان کو ہم نے کیا کرنا ہے۔ وہ ایمان ہمارے کس کام آسکتا ہے جو ہماری زندگی میں یہ تبدیلی پیدا نہیں کرتا کہ ہم گناہ سے گریز کریں اور نیکی پر مائل ہوتے چلے جائیں۔ خدا تعالیٰ کے چہرے کو اپنے سامنے رکھ کر ہر بات کہیں اور ہر کام کریں۔

اور جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے یہی ایک بات ہے جو ہمیں گناہوں سے بچا سکتی ہے۔ ایمان کو کامل بنایا جائے۔ معرفت میں قدم آگے بڑھایا جائے اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ ہماری زندگی بدل رہی ہے۔ بہتر سے بہتر ہو رہی ہے۔ اور یہ تبدیلی ہمارے جسم کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جانی چاہئے۔ ہمارے ذہن اور ہمارے دل پر یوں مسلط ہو جانی چاہئے کہ اس کے بغیر ہم اپنی زندگی کو اپنی زندگی ہی نہ سمجھیں۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو یقیناً ہم چھوٹے گناہوں سے بھی بچ سکتے ہیں اور بڑے گناہوں سے بھی بچ سکتے ہیں اور اپنی زندگی کے لئے حقیقی پاکیزگی حاصل کر سکتے ہیں۔

ہم اس بات کو ایک دفعہ پھر دہرانا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایسا ایمان کہ ہم اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھیں اور اس کی صفات کو عمل میں آتے ہوئے محسوس کریں ایسی بات ہے جو ہمیں بھٹکنے نہ دے گی۔ جو ہمیں کسی غلط کام پر آمادہ نہ ہونے دے گی۔ جو ہماری زندگیوں کو نیکی سے بھر دے گی۔ اس تبدیلی کو ہم خود بھی محسوس کریں گے اور ہمارے غیر بھی محسوس کریں گے۔ اور یہ تبدیلی ہی دراصل انسانی فضیلت کا باعث ہے۔ کیونکہ یہ تبدیلی انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب ہوتا دکھاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کا دست شفقت اور رحمت اس پر پھرتا نظر آتا ہے۔ وہ خود بھی دیکھتا ہے اور لوگ بھی دیکھتے ہیں کہ اس پر خدا تعالیٰ کا سایہ ہے۔ وہ اس سائے کے نیچے اس طرح اپنی زندگی گزار رہا ہے کہ کوئی غیر پسندیدہ کام اس کے قریب تک نہیں پھٹک سکتا۔ یہ نہیں کہ وہ کسی غیر پسندیدہ کام کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔ بلکہ اس کی فطرت اور اس کا مزاج ہی ایسا ہو جاتا ہے کہ غیر پسندیدہ کام اس کے قریب آنے سے گھبراتا ہے۔ اور وہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ ساری باتیں ہمارے لئے لازمہ زندگی ہیں۔ کیونکہ صرف نیک زندگی ہی حقیقی طور پر زندگی کہلانے کی حق دار ہے اور یہ باتیں ہماری زندگی میں نیکیاں بھرنے کا باعث بنتی ہیں۔ خدا کرے کہ ہم ان تمام باتوں کو اچھی طرح سمجھ کر ان پر عمل پیرا ہوں اور ان کے نتائج سے متمتع ہوں۔

جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔ اور اب بھی دکھلائے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ خیال کرنا کہ جو جو دقائق فکر اور نظر کے استعمال سے لوگوں پر کھلتے ہیں۔ وہی الہام ہیں بجز ان کے کوئی شئے الہام نہیں۔ یہ بھی ایک ایسا وہم ہے جس کا موجب صرف کور باطنی اور بے خبری ہے۔ اگر انسانی خیالات ہی خدا کا الہام ہوتے تو انسان بھی خدا کی طرح بذریعہ اپنے فکر اور نظر کے امور غیبیہ کو معلوم کر سکتا۔ لیکن ظاہر ہے کہ گو انسان کیسا ہی دانا ہو مگر وہ فکر کر کے کوئی امر غیب بتلا نہیں سکتا۔ اور کوئی نشان طاقت و الوہیت کا ظاہر نہیں کر سکتا۔ اور خدا کی قدرت خاصہ کی کوئی علامت اس کے کلام میں پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر وہ فکر کرتا کرتا مر بھی جائے تب بھی ان پوشیدہ باتوں کو معلوم نہیں کر سکتا کہ جو اس کی عقل اور نظر اور حواس کے وراء الورا ہیں اور نہ اس کا کلام ایسا عالی ہوتا ہے کہ جس کے مقابلہ سے انسانی قوتیں عاجز ہوں۔ پس اس وجہ سے عاقل کو یقین کرنے کے لئے وجوہ کافی ہیں کہ جو کچھ انسان اپنی فکر اور نظر سے بھلے یا برے خیالات پیدا کرتا ہے وہ خدا کا کلام نہیں بن سکتے۔ اور اگر وہ خدا کا کلام ہوتا تو انسان پر سارے غیب کے دروازے کھل جاتے۔ اور وہ امور بیان کر سکتا جن کا بیان کرنا الوہیت کی قوت پر موقوف ہے۔ کیونکہ خدا کے کام اور کلام میں خدائی تجلیات کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن اگر کسی کے دل میں یہ شبہ گزرے کہ نیک اور بد تدبیریں اور ہر ایک شر و خیر کے متعلق باریک حکمتیں اور طرح طرح کے مکر و فریب کی باتیں کہ جو فکر اور نظر کے وقت انسان کے دل میں پڑ جاتی ہیں وہ کس کی طرف سے کہاں سے پڑتی ہیں اور کیونکر سوچتے سوچتے یک دفعہ مطلب کی بات سوجھ جاتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام خیالات خلق اللہ ہیں اور امر اللہ نہیں۔ اور اس جگہ خلق اور امر میں ایک لطیف فرق ہے۔ خلق تو خدا کے اس فعل سے مراد ہے کہ جب خدا تعالیٰ عالم کی کسی چیز کو بتوسط اسباب پیدا کر کے بوجہ علت العلل ہونے کے اپنی طرف اس کو منسوب کرے اور امر وہ ہے جو بلا توسط اسباب خالص خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو اور کسی سبب کی اس سے آمیزش نہ ہو۔ پس کلام الٰہی جو اس قادر مطلق کی طرف سے نازل ہوتا ہے اس کا نزول عالم امر سے ہے نہ عالم خلق سے اور دوسرے جو جو خیالات انسانوں کے دلوں میں بوقت نظر و فکر اٹھا کرتے ہیں وہ بتمام ہا عالم خلق سے ہیں کہ جن میں قدرت الٰہیہ زیر پردہ اسباب و قویٰ متصرف ہوتی ہے۔ اور ان کی نسبت بسط کلام یوں ہے کہ خدا نے انسان کو اس عالم اسباب میں طرح طرح کی قوتوں اور طاقتوں کے ساتھ پیدا کر کے ان کی فطرت کو ایک ایسے قانون قدرت پر مبنی کر دیا ہے یعنی ان کی پیدائش میں کچھ اس قسم کی خاصیت رکھ دی ہے کہ جب وہ کسی بھلے یا برے کام میں اپنی فکر کو متحرک کریں تو اسی کے مناسب ان کو تدبیریں سوجھ جایا کریں۔ جیسے ظاہری قوتوں اور حواسوں میں انسان کے لئے یہ قانون قدرت رکھا گیا ہے کہ جب وہ اپنی آنکھ کھولے تو کچھ نہ کچھ دیکھ لیتا ہے اور جب اپنے کانوں کو کسی آواز کی طرف لگا دے تو کچھ نہ کچھ سن لیتا ہے۔ اسی طرح جب وہ کسی نیک یا بد کام میں کوئی کامیابی کا راستہ سوچتا ہے تو کوئی نہ کوئی تدبیر سوجھ ہی جاتی ہے۔ صالح آدمی نیک راہ میں فکر کر کے نیک باتیں نکالتا ہے اور چور نقب زنی کے باب میں فکر کر کے کوئی عمدہ طریق نقب زنی کا ایجاد کرتا ہے۔ غرض جس طرح بدی کے بارے میں انسان کو بڑے بڑے عمیق اور نازک بدی کے خیال سوجھ جاتے ہیں علیٰ ہذا القیاس اسی قوت کو جب انسان نیک راہ میں استعمال کرتا ہے تو نیکی کے عمدہ خیال بھی سوجھ جاتے ہیں۔

اور جس طرح بد خیالات گو کیسے ہی عمیق اور دقیق اور جادو اثر کیوں نہ ہوں خدا کا کلام نہیں ہو سکتے۔ ایسا ہی انسان کے خود تراشیدہ خیالات جن کو وہ اپنے زعم میں نیک سمجھتا ہے کلام الٰہی نہیں ہیں۔

خلاصہ یہ کہ جو کچھ نیکوں کو نیک حکمتیں یا چوروں اور ڈاکوؤں اور خونیوں اور جعل سازوں کو فکر اور نظر کے بعد تدبیریں سوجھتی ہیں وہ فطرتی اعصاب اور خواص ہیں۔ اور بوجہ علت العلل ہونے حضرت باری کے ان کو خلق اللہ کہا جاتا ہے۔ نہ امر اللہ۔

ہمیں لکھ بھیجئے

اگر زندگی کے کسی شعبے میں بھی کسی شخص نے آپ کی اس طرح مدد کی ہے کہ آپ اس کے ممنون احسان ہیں تو ہمیں وہ واقعہ تفصیل سے لکھ کر بھیجئے۔ اور اگر آپ نے اس واقعہ کے بعد کبھی کوئی ایسی بات کی ہے جسے اس شخص پر احسان کے زمرے میں لایا جا سکتا ہو تو وہ بھی ضرور لکھئے۔

مقصد ہمارا یہ ہے کہ ایسے واقعات پڑھ کر اخلاق کے اس شعبے کو بڑھاوا ملے اور نہ صرف ہم ایک دوسرے کی اس طرح مدد کرنے کے درپے رہیں کہ اسے احسان بھی کہا جا سکے بلکہ جس کی مدد کی جائے وہ ممنونیت کے اظہار پر اپنے آپ کو مجبور پائے اور جیسا کہ کہا جاتا ہے احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کوئی ایسی بات ضرور کرنی چاہئے کہ دوسرے شخص پر احسان کا رنگ اسے دیا جا سکے۔ ہم آپ کے ایسے واقعات کو شائع کر کے احسان اور ممنونیت احسان کے جذبے کو وسیع سے وسیع تر کرنا چاہتے ہیں۔ ہر واقعہ حقیقت پر مبنی ہونا چاہئے اور اس میں کسی قسم کے مبالغے کو داخل نہ کیا جائے۔

(ادارہ)

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

(-) کلام الٰہی کا طریق ہے کہ وہ اصلاح خلق کے لئے ایسی ہدایات دیتا ہے جو بدی کی جڑ کو کاٹنے والی ہوتی ہیں۔ چونکہ بعض لوگ بدظنی کی طرف بہت جلد مائل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس نے حکم دے دیا کہ اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں بغیر اجازت اور بغیر گھر والوں کو سلام کرنے کے داخل نہ ہوا کرو۔ تاکہ کوئی شخص تم پر چوری یا بدکاری کی بدظنی نہ کرے۔ اگر تم اجازت لے لوگے یا سلام کہہ لوگے تو پھر ہر ایک شخص کو پتہ لگ جائے گا۔ کہ گھر کے تمام مردوں اور عورتوں کو تمہارے اندر داخل ہونے کا علم ہے اور اس صورت میں نہ کوئی تم پر چوری کا الزام لگا سکے گا اور نہ بدکاری کا۔ اور اگر یہ سوال ہو کہ اگر کوئی گھر میں ہو ہی نہ تو پھر کیا کیا جائے۔ تو اس کا جواب یہ دیا کہ اس صورت میں گھر میں داخل ہی نہ ہو جب تک کہ تمہیں اجازت نہ دی جائے۔ یعنی اس وقت تک انتظار کرو جب تک کہ خاندان کے مرد و زن واپس نہ آ جائیں۔ تاکہ تم چوری کا الزام نہ لگ سکے۔ اور گھر کے افراد کے واپس آنے کے بعد اگر اجازت مل گئی تو تم بدکاری کے الزام سے بھی محفوظ ہو جاؤ گے۔ پھر سوال ہو سکتا ہے کہ اگر گھر کے افراد تو موجود ہوں مگر وہ اجازت نہ دیں تو پھر کیا کریں اس کا جواب یہ دیا کہ گھر والے اپنے گھر کے مالک ہیں۔ اگر وہ اجازت نہ دیں تو اپنے گھروں کو واپس لوٹ جاؤ۔

انگریز اپنی زبان کے اس محاورے پر بڑا فخر کیا کرتے ہیں کہ "انگریز کا گھر اس کا قلعہ ہوا کرتا ہے" یعنی اس میں کوئی شخص بلا اجازت داخل نہیں ہو سکتا لیکن ان میں تو یہ بات آج آئی ہے اور کلام الٰہی نے اس وقت یہ قانون بنایا جب انگریز ابھی ننگے پھرا کرتے تھے۔ اور بندروں سے زیادہ ان کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔

یہ آداب جو تمدنی زندگی سے تعلق رکھنے والے بعض نہایت ہی لطیف احکام پر مشتمل ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت دی ہے کسی دوسرے کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت حاصل کر لیا کرو۔ استیناس کے معنے اس بات کا علم حاصل کرنے کی کوشش کے ہیں کہ آیا گھر والے ملاقات کرنا پسند کرتے ہیں یا نہیں کرتے (بحر محیط) اسی طرح اس کے ایک معنے اجازت حاصل کرنے کے بھی ہیں۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے یہی معنے مروی ہیں۔ اور انہوں نے اجازت مانگنے کے ہی معنے کئے ہیں (بحر محیط) اگر اس ہدایت پر عمل کیا جائے دنیا کے بہت سے فسادات اور جھگڑے مٹ جائیں۔ بعض لوگ بڑی سادگی سے کہہ دیا کرتے ہیں کہ یونہی ہماری نظر پڑ گئی تھی۔ اور اس بناء پر وہ دوسرے پر اتہام لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کے ذریعے اس قسم کی خرابیوں کو بھی دور کر دیا۔ اگر کوئی شخص کہے گا کہ جھانک کر دیکھنے سے میں نے فلاں کو اس حالت میں دیکھا تھا۔ تو قاضی کہے گا تو جھانکا کیوں تھا۔ تیری گواہی قابل قبول نہیں۔ کیونکہ خود تو نے (احکام دین) کو توڑا۔

دوسرے اس ہدایت پر عمل کرنے سے خود انسان ایسے مواقع سے بچ جاتا ہے جن کی وجہ سے وہ اتہام کا نشانہ بن سکتا ہے۔ تیسرے آپس کے تعلقات میں بھی کشیدگی پیدا نہیں ہوتی۔ گھروں میں آنے جانے کے لئے اجازت کی شرط نہ ہو تو ایسی صورت میں جبکہ میاں بیوی بے تکلفی کی حالت میں بیٹھے ہوں ان کو شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔ پھر اگر اجازت لینا ضروری نہ ہوتا تو چوریوں کی وارداتیں بھی بڑھ جاتیں۔ ایک شخص چوری کی نیت سے اندر داخل ہو جاتا اور جب پکڑا جاتا تو کہتا میں تو ملنے آیا تھا۔ غرض ان احکام میں بیسیوں فوائد مخفی ہیں۔ مگر آج کل جہاں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے لوگ عموماً اجازت لے لینے کے عادی ہیں وہاں استیناس کرتے وقت سلام کہنے کا بہت کم رواج ہے۔ وہ صرف زور زور سے دستک دینا اور شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ یا باہر کھڑے بلند آواز سے گھر والے کو نام لے کر بلانا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ استیناس کے ساتھ ساتھ سلام کہنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ اپنے گھر تشریف رکھتے تھے تو ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اندر آ جاؤں۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے ایک خادم کو بلایا اور اسے فرمایا کہ جاؤ اور اسے اجازت حاصل کرنے کا طریق بتاؤ۔ جو یہ ہے کہ پہلے سلام کہے اور پھر دریافت کرے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے۔ (فتح البیان) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے سلام کہنا چاہئے اور پھر اجازت لینی چاہئے اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ اگر ایک دفعہ جواب نہ ملے تو وقفہ وقفہ کے بعد تین دفعہ سلام کہنا چاہئے لیکن بعض اس سے اختلاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پہلے اجازت لینی چاہئے اور پھر سلام کہنا چاہئے (-) کیونکہ ان کا یہ استدلال درست نہیں بے شک اس جگہ استیناس کا پہلے ذکر آتا ہے مگر استیناس کے معنے استعلام اور استکشاف کے ہیں یعنی اس بات کا علم حاصل کرنے کی کوشش کے ہیں کہ کیا گھر والے ملاقات کرنا پسند کرتے ہیں یا نہیں گویا اس کے معنے اپنا تعارف کروانے کے ہیں۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جبکہ پہلے گھر والوں کی توجہ اپنی طرف پھیر لی جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ گھر والوں کی توجہ کو کس طرح پھیرا جائے۔ سو اس کے لئے ایک طریق تو رسول کریم ﷺ نے بیان فرما دیا کہ پہلے سلام کہو۔ اور پھر اندر آنے کی اجازت حاصل کرو اور ایک عام طریق جو لوگوں کا اپنا ایجاد کردہ ہے یہ ہے کہ دروازے کو زور زور سے کھٹکھٹانا یا زنجیر ہلانا شروع کر دیتے ہیں مگر سلام نہیں کہتے۔ چونکہ رسول کریم ﷺ نے سلام کہنا ضروری قرار دیا ہے اس لئے خواہ دستک دی جائے یا زنجیر

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان   ڈاکٹر محمد احمد اشرف

محترم ماسٹر عبدالرحمان خاکی صاحب

"محترم جناب ماسٹر عبدالرحمان خاکی آف مری ان اہل علم اور مخلص انسانوں میں سے تھے جو زندگی بھر اپنے مقدور کے مطابق جدوجہد میں لگے رہتے ہیں۔ انہوں نے 1911ء میں احمدیت کو قبول کر کے قریباً ساٹھ برس احمدیت میں مجاہدانہ طور پر بسر کئے ہیں۔ ان کا عملی نمونہ پڑوسیوں کے لئے اور اپنے شاگردوں کے لئے خاص طور پر موثر نمونہ تھا۔"

یہ وہ خوبصورت الفاظ ہیں جو حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے محترم خاکی صاحب کی وفات پر آپ کے ذکر خیر پر مشتمل اپنے ایک مضمون میں تحریر فرمائے جو 23 جولائی 1974ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوا۔ محترم عبدالرحمان خاکی صاحب 1894ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ پانچ سال کی عمر میں اپنے والد صاحب سے کلام الٰہی پڑھا۔ شیخ سعدی کی گلستان' بوستان کے علاوہ کریما بھی ان سے پڑھیں۔ اور پھر سکول میں داخل ہوئے۔ مڈل پاس کرنے کے بعد اپنے ایک استاد کے مشورہ سے لاہور میں جے اے وی میں داخلہ لیا۔ 1907ء کے آخر میں جے اے وی کرنے کے بعد ایس وی میں داخلہ لیا۔ اور ایس وی پاس کرنے کے بعد ملازمت اختیار کرلی۔ اور دوران ملازمت بھی حصول تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ پہلے ایس وی اور پھر بی۔ اے کیا۔ نیز اسلامیہ طبیہ کالج لاہور سے حکیم حاذق کی سند بھی حاصل کی۔ اسلامیہ ہائی سکول اور دیال سنگھ ہائی سکول لاہور میں پڑھاتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں ڈسٹرکٹ بورڈ سکول میں متعین ہوئے۔ وہاں ان کے والد محترم بھی ان کے ساتھ رہتے تھے۔ قریباً 6 ماہ قیام کے بعد والد بزرگوار بیمار ہوئے اور رحلت فرماگئے۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد خانقاہ ڈوگراں میں ان کا دل نہیں لگتا تھا۔ اس لئے امرتسر چلے آئے۔ اور وہاں اسلامیہ ہائی سکول اور محمڈن اینگلو ورنیکلر سکول میں ملازم رہے۔ کچھ عرصہ بعد اسلامیہ ہائی سکول کوہاٹ کے ہیڈ ماسٹر غلام شبیر صاحب کے کہنے پر کوہاٹ چلے گئے۔ لیکن وہاں صرف گیارہ ماہ ملازمت کی۔ سکول کی انتظامیہ نے ایک روز بلا کر کہا کہ آپ چونکہ احمدی ہیں اس لئے ہمارے لئے آپ کو ملازمت میں رکھنا ممکن نہیں ہے۔ آپ ایک ماہ کی تنخواہ لے لیں اور اگلے روز سے سکول نہ آئیں۔ آپ نے جواب دیا کہ اگر مجھے اس وجہ سے ملازمت سے جواب دے رہے ہیں تو میں ایک ماہ کی تنخواہ بھی چھوڑتا ہوں اور ملازمت بھی۔ اگلے دن وہاں سے بذریعہ ریل امرتسر کے لئے روانہ ہوئے۔ راولپنڈی ریلوے اسٹیشن پر ایک پرانے واقف کار سید محمد اشرف خان صاحب سے اتفاقاً ملاقات ہوگئی۔ جو انسپکٹر آف سکولز راولپنڈی ڈویژن کے دفتر میں ہیڈ کلرک تھے۔ وہ اصرار کر کے آپ کو اپنے ساتھ گھر لے آئے۔ انہوں نے بتایا کہ کوہ مری کے سکول میں ایک آسامی خالی ہے۔ اور چونکہ انگریز انسپکٹر آف سکولز دورے پر گیا ہوا ہے۔ اس لئے میں خود ہی آپ کی تقرری کے احکام جاری کردیتا ہوں۔ حالانکہ عام حالات میں ان کو یہ اختیار حاصل نہیں تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو ایسا ہی منظور تھا اس لئے کوہاٹ سے ملازمت چھوٹنے کے بعد گھر پہنچنے سے پہلے ہی اس نے اپنے خاص فضل سے دوسری ملازمت کا انتظام کردیا۔ کوہ مری میں آپ کا کام دیکھ کر جلد ہی انسپکٹر آف سکولز نے تقرری کے احکامات کی تصدیق کر دی۔ اور پھر ایک لمبا عرصہ آپ نے کوہ مری میں بہت عزت اور آرام کے ساتھ ملازمت کی۔ کئی لوگ کوشش بھی کرتے تھے کہ آپ کو وہاں سے تبدیل کیا جائے مگر خود تبدیل ہو کر چلے جاتے تھے۔ ایک ہیڈ ماسٹر ولی داد صاحب نے کوہ مری سے رخصت ہوتے ہوئے آپ سے کہا کہ میں آپ کو ایک راز کی بات بتاتا ہوں۔ میں نے آپ کو تبدیل کرانے کی بہت کوشش کی لیکن آپ تبدیل نہیں ہوئے اور میں تبدیل ہو کر جارہا ہوں آپ کا تو کوئی بڑا اڈا (زبردست) پیر ہے"

اس طرح آپ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بہت سے واقعات رونما ہوتے رہے۔

نومبر 1949ء میں آپ ملازمت سے ریٹائر ہوئے لیکن میونسپل کمیٹی نے کہا کہ آپ نے ایک لمبا عرصہ یہاں کے لوگوں کی خدمت کی ہے ہم آپ کو تین میونسپل سکولوں کا انسپکٹر مقرر کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ مزید ایک سال کوہ مری میں اس خدمت پر مامور رہے دسمبر 1950ء میں آپ راولپنڈی منتقل ہوئے اور کچھ عرصہ وہاں سینٹ ڈینیز ہائی سکول میں پڑھاتے رہے۔ 1971ء میں راولپنڈی سے ربوہ منتقل ہوئے اور 16 جولائی 1974ء کو ربوہ میں ہی وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

آپ جب دیال سنگھ سکول میں تھے تو وہاں آپ کے ایک ساتھی ماسٹر ولی اللہ صاحب تھے جو مشہور پنجابی شاعر بابا ہدایت اللہ صاحب کے بیٹے تھے۔ ایک روز آپ ان سے ملنے ان کے گھر گئے وہاں آپ کو حضرت بانی سلسلہ کی کتاب ازالہ اوہام نظر آئی اسے اٹھا کر آپ نے پڑھنا شروع کردیا۔ اس میں ایک فارسی نظم تھی۔ آپ اپنے خود نوشت حالات میں بتاتے ہیں کہ جوں جوں میں اس نظم کو پڑھتا جاتا تھا۔ وہ میرے دل میں اترتی جاتی تھی۔ اس نظم نے آپ کو بے حد متاثر کیا اور آپ نے ماسٹر ولی اللہ صاحب سے پوچھا کہ کیا یہ ان مرزا صاحب کا کلام ہے جنہوں نے قادیان میں دعویٰ کیا ہے جب انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو محترم خاکی صاحب نے کہا کہ آپ میری بیعت کا خط لکھ دیں۔ وہ کہنے لگے کہ اتنی جلدی؟ آخر آپ تحقیقات تو کرلیں (-) چنانچہ آپ نومبر 1911ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے 1911ء ہی میں آپ کو نظام وصیت میں شمولیت کی سعادت مل گئی۔ آپ کا وصیت نمبر 1909 ہے۔

اس طرح اپنے خاندان میں سب سے پہلے آپ کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جس پر ساری زندگی آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے۔ آپ کے والد صاحب اور والدہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ ہدایت بخشی۔

1924ء میں ملکانہ تحریک شروع ہوئی تو محترم خاکی صاحب نے تین ماہ کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ نظام جماعت کی طرف سے آپ کی تقرری فرخ آباد میں ہوئی۔ وہاں شروع شروع میں مخالفت بہت زیادہ تھی۔ دوکاندار کھانے پینے کی چیزیں نہیں دیتے تھے۔ کیونکہ علماء نے بائیکاٹ کروایا ہوا تھا۔ چارپائی تک میسر نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ زمین پر سویا کرتے تھے۔ اور چنے وغیرہ کھاکر گزارا کرتے رہے۔ کچھ عرصہ بعد آپ کی تبدیلی سکندر پور میں ہوئی۔ پھر چند دیگر علاقوں میں کام کرنے کا موقع ملا۔ آخر میں قنوج جانا ہوا۔ جہاں پھولوں کے کھیت اور عطر کے کارخانے ہیں۔ ایک روز عطر کے ایک کارخانے کے مالک عبدالباقی خان صاحب کے گھر مہمان ہوئے تو انہوں نے رات آرام کے لئے دو جگہیں دکھائیں ایک کمرے میں اچھے بستر لگے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے کمرے میں گلاب کی پتیاں بھری ہوئی تھیں۔ محترم خاکی صاحب اور آپ کے ساتھیوں نے دوسرے کمرے میں سونا زیادہ پسند کیا۔ جہاں سوائے چہرے کے سارا جسم پھولوں کی پتیوں کے اندر تھا۔ آپ شکر خداوندی کے طور پر اس واقعہ کا اکثر ذکر فرمایا کرتے کہ خداتعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ فرخ آباد میں ہمیں چارپائی تک میسر نہ تھی اور زمین پر سونا پڑتا تھا۔ جبکہ اسی دورے کے دوران خداتعالیٰ نے قنوج میں ہمیں پھول کی پتیوں کا بستر مہیا فرما دیا۔

اپنے دورے کی رپورٹس آپ باقاعدگی سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں بھیجتے تھے اور حضرت صاحب کی خداداد فراست دیکھئے کہ ان رپورٹس پر حضرت صاحب جو نوٹ تحریر فرماتے۔ اسے پڑھ کر انہیں یوں معلوم ہوتا جیسے حضرت صاحب خود یہاں موجود ہیں۔ اور سارے حالات بچشم خود ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ محترم خاکی صاحب بتایا کرتے تھے کہ حضرت صاحب نے ہمارے لئے یہ دعا بھی کی تھی کہ ہماری دعائیں قبول ہوں۔ چنانچہ یہ حضرت صاحب کی دعا ہی کا اعجاز تھا کہ ہم دعا کرکے جس کا علاج کرتے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے وہ شفایاب ہو جاتا اور دعوت الی اللہ پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا۔

کوہ مری میں قیام کے دوران آپ کو سلسلہ احمدیہ کے بزرگان اور کئی دوسرے احباب کی خدمت کا موقع بھی ملتا رہا۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جیسی عظیم المرتبت ہستیوں کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب کلام الٰہی کے انگریزی ترجمہ کا کام کر رہے تھے۔ اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے آپ کے پاس تین چار ماہ قیام میں تفہیمات ربانیہ تصنیف فرمائی۔

محترم خاکی صاحب جماعت احمدیہ کوہ مری کے لمبے عرصہ تک صدر رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد جماعت احمدیہ راولپنڈی کے کئی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ وہاں اپنے حلقہ کے صدر بھی رہے محترم خاکی صاحب فارسی زبان کے بہت اچھے شاعر تھے۔

اس طرح اردو میں بھی آپ نے کچھ نظمیں کہی ہیں۔ جو مختلف اخبارات ورسائل میں شائع ہوتی رہیں۔ آپ کی ایک مشہور نظم کا مطلع ہے۔

حقیقت ہو اگر ثابت تو پھر اس پر گماں کیوں ہو
تجھے جو دیکھ لے وہ مائل حسن بتاں کیوں ہو

آپ کو مختلف تقاریب میں فارسی کلام سنانے کا موقع ملتا رہا۔ حضرت ام طاہر اور حضرت ام وسیم کی شادیوں کے موقع پر بھی آپ کو نظم سنانے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ ایک مستند حکیم تھے۔ اور اس فن سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہر دم کوشاں بھی رہتے تھے۔ لیکن آپ نے طب کو پیشے کے طور پر نہیں اپنایا۔ تاہم مجرب نسخہ جات کی ایک بیاض تحریر فرمائی جو خلافت لائبریری ربوہ میں موجود ہے۔

آپ کی شادی اوائل عمر میں اپنی ماموں زاد سے ہوئی۔ جن سے ایک بیٹی خورشید بیگم پیدا ہوئیں۔ آپ کی یہ اہلیہ جلد ہی وفات پاگئیں۔ ان کی وفات کے بعد دوسری شادی رفیق حضرت بانی سلسلہ حضرت مرزا امیرالدین صاحب کی دختر محترمہ سعادت بیگم صاحبہ کے ساتھ ہوئی۔ جن کے بطن سے دو بیٹیاں ہوئیں۔ محترمہ محمودہ بشارت صاحبہ اہلیہ ملک بشارت احمد صاحب واقف زندگی اور محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ فیض محمد صادق صاحب۔ محترمہ سعادت بیگم صاحبہ پتہ کے آپریشن کے چند روز بعد وفات پا گئیں۔ چند سال بعد آپ کی تیسری شادی چوہدری غلام حسین صاحب آف جھنگ کی صاحبزادی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جس سے مکرم بشیرالدین احمد صاحب' مکرم نصیرالدین احمد صاحب' مکرمہ منصورہ شاہنواز صاحبہ' اور مکرم مبارک احمد خاکی صاحب پیدا ہوئے۔ آخری زچگی کے چند دن بعد ہی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بھی وفات پاگئیں۔ گھریلو حالات کے تقاضے اور اولاد کی ذمہ داریوں کے پیش نظر آپ نے کچھ عرصہ بعد میاں محمد احسن صاحب آف مردان کی صاحبزادی محترمہ خیرالنساء زرینہ صاحبہ سے شادی کی۔ جس سے مکرم ظفر احمد صاحب مکرمہ آمنہ نسیم صاحبہ اور مکرم منصور احمد صاحب پیدا ہوئے۔ اپنی اولاد کو جو قیمتی نصائح آپ فرماتے رہے۔ ان میں سب سے زیادہ زور آپ نظام امامت سے وابستگی پر دیتے رہے اور امام جماعت سے ذاتی تعلق اور باقاعدگی سے حضرت صاحب کی خدمت میں دعا کی

باقی صفحہ 5 پر

ایک اچھی بات

ایک کان سے سن کر دوسری طرف سے نہیں نکال دینا چاہئے باتوں کو دل میں اتارنا چاہئے اور نصیحت کو موثر ہونے دینا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشکریہ روزنامہ "دی نیوز" 18- اکتوبر96ء ترجمہ و تلخیص- آر کیٹیکٹ کلیم احمد

کثیر الملکی فاسٹ فوڈ چین کی پاکستان میں آمد

ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ اس سال 30 جنوری کو کرناٹک راجیہ رائٹا سنگھ (KRRS) کے پانچ کارکن بنگلور میں واقع کینٹکی فرائڈ چکن (KFC) کے ریسٹورانٹ میں خود کو گاہک ظاہر کرتے ہوئے داخل ہوئے اور وہاں پر موجود گاہکوں اور KFC کے ملازمین کے دیکھتے ہی دیکھتے چند منٹوں میں مزید ایک سو کے قریب جانباز اندر داخل ہو گئے اور وہاں پر ہنگامہ برپا کر دیا۔ کرسیاں، میزیں، کاؤنٹر کھڑکیاں غرضیکہ جو کچھ بھی ان کے ہاتھ لگا انہوں نے توڑ ڈالا۔

اس واقعہ کے بارہ میں KRRS کے ایک اعلیٰ عہدیدار ناچند اسوامی نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ KFC میں جو خوراک پیش کی جاتی ہے وہ صحت کے لئے مضر ہے۔ خصوصاً وہ گروتھ ہارمونز جو کہ مرغیوں کو خوراک میں دیئے جاتے ہیں صحت کے لئے انتہائی نقصان دہ ہوتے ہیں۔

ماضی قریب میں اس قسم کے واقعات رونما ہونے سے کثیر الملکی ہونے (Multinationals) اداروں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہونے لگے ہیں۔ اور اس میں کچھ حیرت کی بات نہیں کہ کچھ انگلیاں ان سائن بورڈز کی طرف بھی اٹھی ہیں جن پر خوش کن الفاظ میں "کے ایف سی" کی پاکستان آمد کا اعلان کیا گیا ہے۔

ڈیوڈ راجز، جو کہ پاکستان میں کے ایف سی کے جنرل مینجر ہیں، بنگلور میں واقع اپنی کمپنی کے ریسٹورانٹ پر حملہ کے بارہ میں کہتے ہیں۔ "یہ حملہ خالصتاً سیاسی مقاصد کے تحت تھا۔ کیونکہ ہمارے صارفین کو ہم سے کوئی شکایت نہ تھی" وہ مزید وضاحت کرتے ہیں کہ "انتخابات قریب تھے اور بی جے پی کے لئے، جو کہ ملٹی نیشنلز کی مخالف ہے، یہ ایک آسان اقدام تھا۔ الیکشن کے بعد سے اب تک اس قسم کا کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔"

اس وضاحت کو عمومی طور پر درست ماننے میں کوئی حرج نہیں۔ جیسا کہ بی جے پی کے سودیشی ایجنڈے سے ظاہر ہے جو بنیادی طور پر یہ دلیل دیتا ہے کہ اگر ٹیکنالوجی میسر ہو تو غیر ملکی کمپنیوں پر مقامی صنعت کو فوقیت دینی چاہئے۔ اور یہ بھی کہ بھارت کو Consumer Items جیسا کہ کے ایف سی، کا انکار کرنا چاہئے۔

پاکستان میں ایسے کسی ایجنڈے کی غیر موجودگی ان لوگوں کے لئے زیادہ حوصلہ افزاء صورت حال نہیں ہے جو ملک میں ملٹی نیشنلز کے طوفان کو روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عافیہ ضیاء جو کہ ایک این جی او "عصر" کے ساتھ کام کر رہی ہیں، انہی لوگوں میں سے ایک ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ "ان ملٹی نیشنلز کا مقصد صرف اور صرف مقامی وسائل کا استحصال کرنا اور منافع کمانا ہے۔ صحت مند خوراک مہیا کرنا، روزگار کے مواقع پیدا کرنا اور صارفین کے حقوق کا تحفظ ان کی ترجیحات میں شامل نہیں۔"

یہ بات اپنے اندر کافی وزن رکھتی ہے۔ لیکن کیا اس سلسلے میں تند و تیز مخالفانہ بیان بازی کے علاوہ عملی طور پر بھی کچھ کیا جا سکتا ہے۔ "آپ دیکھتے ہیں کہ امراء ان ملٹی نیشنلز کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں اس لئے مجھے ان سے کسی اقدام کی توقع نہیں۔ لیکن چھوٹے کسان ضرور اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ "عافیہ دلائل دیتی ہیں۔" تاہم کچھ بھی ہو ہم ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی ضرور کریں گے"

یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا کہ آیا کوئی راست اقدام وقوع پذیر ہوتا ہے یا نہیں۔ تاہم جہاں تک قانونی چارہ جوئی کا تعلق ہے اس کے لئے ٹھوس بنیادیں موجود ہیں۔

مانیکا گاندھی نے 31 مئی کو بھارتی پارلیمنٹ کے سامنے اپنی بریفنگ میں ان ملٹی نیشنلز فوڈ چینز (Multinational food chains) کی اپنے ملک میں آمد کے مضر نتائج پر روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سب سے مقدم انسانی صحت پر ان کے برے اثرات ہیں۔ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق 1992ء میں امریکی سینٹ کی ایک کمیٹی نے اپنی تحقیقات میں یہ انکشاف کیا تھا کہ ہر سات سیکنڈ کے بعد ایک امریکی کینسر کا شکار ہو رہا ہے۔ اور اس کا ذمہ دار پروسیسڈ گوشت اور مرغ کو جو کہ تیار شدہ خوراک کی صنعت میں استعمال ہوتا ہے۔ ٹھہرایا گیا تھا۔ اخباری رپورٹ میں مزید الزام لگایا ہے کہ جو مرغ کے ایف سی پر مہیا کئے جاتے ہیں ان کی خوراک میں اینٹی بائیوٹکس اور دوسری ادویات مثلاً آرسینک کمپاؤنڈر، سلفاڈرگس، ہارمونز، ڈائز، اور نائٹروفیورانز، مرغبانی کی جدید ٹیکنالوجی کے طور پر شامل ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے پرندے بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ خصوصی طور پر چکن کینسر Leukosis اور Salmonellosis جس کے جراثیم عام کوکنگ سے ہلاک نہیں ہوتے۔

"بلاشبہ ان پرندوں کو بیماریوں سے بچانے کے لئے اینٹی بائیوٹکس دی جاتی ہیں" کے ایف سی پاکستان کے مسٹر راجرز اپنے دفاع میں کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ پاکستان میں مرغیوں کو دی جانے والی خوراک اچھی کوالٹی کی نہیں ہوتی۔ یقیناً ہم اپنے پرندوں کو اچھی کوالٹی کی خوراک دیں گے جو بنیادی طور پر مکئی، اناج اور وٹامنز پر مشتمل ہو گی۔

انسانی صحت کے بارہ میں فکرمندی کے ایسے ہی خیالات کی بازگشت ایک نامور بھارتی کارکن ڈاکٹر وندنا شیوا (Dr.Vandana Shiva) کے مضمون میں بھی سنائی دیتی ہے۔ جو ایک مشہور بھارتی سائنٹفک جریدے میں چھپا ہے۔ وہ امریکہ کے جنرل اکاؤنٹنگ آفس GAO کا حوالہ دیتی ہیں جس نے غیر قانونی اور نقصان دہ حیاتیاتی دواؤں اور کیڑے مار ادویہ اور ماحولیاتی آلودگیوں کی گوشت اور مرغ میں موجودگی کی صورتحال کا جائزہ لیا ہے۔

جی اے او نے اپنے تجزیے کے 14 فیصد نمونوں میں ادویہ اور پیسٹی سائیڈز کی غیر قانونی طور پر زیادہ مقدار کی موجودگی کا پتہ چلایا ہے۔ جی اے او نے 143 ایسی ادویہ اور پیسٹی سائیڈز کی نشاندھی کی ہے جن کے زہریلے اثرات گوشت اور مرغ میں رہ جاتے ہیں۔ ان میں سے 42 ادویہ کینسر کا باعث بنتی ہیں جبکہ 20 ادویہ کے زہریلے اثرات پیدائشی نقائص پیدا کرنے کا موجب بنتے ہیں۔

ڈاکٹر شیوا ایک Vetrinarian کا حوالہ دیتی ہیں جس کے مطابق 15 ملین پاؤنڈ جانوروں کا گوشت جو کہ شدید طور سے کینسر سے متاثر ہوتا ہے سئور اور مرغ کی خوراک میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے کے طور پر کینسر پیدا کرنے والے مادے دوبارہ انسانی خوراک میں شامل ہو جاتے ہیں۔ مسز گاندھی اپنے مضمون میں ایک اور فکر انگیز پہلو پر روشنی ڈالتی ہیں جو کہ خوراک کے تحفظ پر جنک فوڈ چینز کے اثرات سے متعلق ہے۔ (Junk food Chains)

وہ لکھتی ہیں کہ کے ایف سی اور پی ایچ (pizza Hut) اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے مرغ مکئی اور سویابین پر پلتے ہیں۔ جبکہ ایک پاؤنڈ مرغ بنانے کے لئے 2.8 کلوگرام مکئی درکار ہوتی ہے۔ دنیا میں اناج کی کل پیداوار کا تقریباً 40 فیصد جانوروں کے فارم استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ امریکہ کے لئے یہ مقدار 70 فیصد تک پہنچ جاتی ہے۔ پاکستان کی طرح بھارت میں بھی مکئی کی بہت بڑی مقدار انسانی استعمال کے لئے اگائی جاتی ہے۔ مسز گاندھی کے مطابق ان فوڈ چینز کے رواج پا جانے کے ساتھ زمین پر انسانی خوراک کے لئے فصلیں اگانے کی بجائے پولٹری کے لئے مکئی کی کاشت شروع ہو جائے گی اور بھارت کے مجموعی قابل کاشت رقبہ کا تقریباً 37 فیصد حصہ اس قسم کی پیداوار کے لئے استعمال ہونے لگے گا۔

بھارت کی زرعی سائنس و ٹیکنالوجی کی کونسل کے مطابق وہ تمام اناج جو کہ انسانوں کے براہ راست استعمال کے لئے پیدا کیا جاتا ہے وہ اس سے پانچ گنا زیادہ لوگوں کو خوراک مہیا کر سکتا ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ اسے دودھ، گوشت، اور انڈوں میں تبدیل کر دیا جائے۔

خوراک کے تحفظ سے ہی منسلک وہ مسائل ہیں جو کہ ماحول کو درپیش ہوں گے۔ مثال کے طور پر، یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سرخ گوشت، پولٹری، دودھ اور انڈوں کے ایک پاؤنڈ کے بدلے میں زمین کو اپنی قیمتی بالائی سطح کے پانچ پاؤنڈز سے ہاتھ دھونا پڑتے ہیں۔ جبکہ کے ایف سی اور پی ایچ کی ضروریات اس علاقے میں ایک لاکھ مرغ اور پچیس ہزار جانور (Meat) ہفتہ وار کا مطالبہ کرتی ہیں اور اکیلے میکڈانلڈز (Macdomalds) کو ہی ایک لاکھ جانور (Meat) ہفتہ وار کی ضرورت ہوتی ہے۔

"ہم اپنے موقف کے حق میں رائے عامہ ہموار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر عوام نے ہمارا ساتھ دیا تو ہم بھارتیوں کی طرح راست اقدام کریں گے" عافیہ کہتی ہیں۔ "اگر حکومت لاتعلق رہے گی تو لوگ معاملات کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے"

دیکھنا یہ ہے کہ صارفین اور ملٹی نیشنلز کی اس جنگ میں کون غالب آتا ہے۔

بقیہ صفحہ 3

ہلائی جائے۔ تب بھی اس حکم کے ماتحت ضروری ہو گا کہ دستک کے ساتھ سلام کہا جائے۔ لیکن جہاں امراء کوٹھیوں کے اندر رہتے ہوں۔ وہاں ان کی ملاقات کے لئے اگر تعارفی کارڈ اندر بھجوا دیا جائے یا رقعہ لکھ کر کسی خادم کے ذریعے اپنے آنے کی اطلاع دے دی جائے تو یہ طریق بھی استیناس میں ہی شامل ہو گا۔ کیونکہ اس کے ذریعے وہ اپنا تعارف کروا دیتا ہے اس کے بعد جب انسان اندر داخل ہو تو پھر اس کا فرض ہو گا کہ وہ دوبارہ سلام کرے۔ گویا ایک سلام تو استیناس کے وقت ہو گا اور ایک سلام اس وقت ہو گا جب وہ ملاقات کے لئے اندر داخل ہو گا۔

بقیہ صفحہ 4

غرض سے خطوط لکھتے رہنے کی تلقین کرتے۔ پھر دینی علوم کی تحصیل کی طرف بھی خاص توجہ دلاتے رہے۔ دعوت الی اللہ کرنے کی تحریک بھی کرتے۔ خود بھی مالی قربانی میں پیش پیش رہے۔ اور اپنی اولاد کو بھی نصیحت فرماتے کہ چندوں کی ادائیگی میں ہرگز سستی نہ کریں۔ بلکہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ قادیان میں اپنا مکان تعمیر کروایا اور زندگی کے آخری سال ربوہ میں گزارے بچوں کو بھی مرکز سے مضبوط تعلق قائم رکھنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے ہر سال جلسہ سالانہ میں باقاعدہ شمولیت کے لئے بھی اپنی اولاد کو خاص طور پر نصیحت فرمائی۔ اور سب کو یہی سکھایا کہ اپنی ہر ضرورت کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی ہے کسی دوسرے کی طرف نظر نہیں رکھنی۔

خاکسار نے یہ مضمون محترم خاکی صاحب کے بڑے بیٹے محترم بشیر الدین احمد خاکی صاحب جو میرے والد نسبتی ہیں۔ کی خواہش اور تحریک پر ترتیب دیا ہے۔ محترم خاکی صاحب کی اولاد در اولاد خصوصاً اپنے والد نسبتی کے لئے دعا کی درخواست کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے بزرگ والد کی تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ان کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے اور اپنی رضا سے نوازے۔

ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن ہی سے اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے۔

بچپن ہی سے ان (واقفین نو) بچوں کو قانع بنانا چاہئے اور حرص و ہوا سے بے رغبتی پیدا کرنی چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اسرائیل میں دہشت گردی کا خطرہ

اسرائیل میں امریکی سفارت خانے نے امریکی شہریوں کو خبردار کیا ہے کہ ان کو ایسی اطلاعات ملی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اسرائیل میں اگلے دس دنوں میں دہشت گردانہ حملوں کا زیادہ امکان ہے سفارت خانے نے امریکیوں سے کہا ہے کہ اسرائیلی شہروں کے پر ہجوم مقامات سے دور رہیں۔ اور انہیں مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ نہ تو سرکاری سطح پر بسوں پر سفر کریں اور نہ ہی اسرائیل کے بس سٹاپوں پر جمع ہوں۔

دریں اثناء اسرائیلی فوج نے جنوبی لبنان اور مقبوضہ سرحدی علاقوں میں زبردست گولہ باری کر کے شہریوں کی املاک کو زبردست نقصان پہنچایا۔ اطلاعات کے مطابق اسرائیل کی افواج نے 65 گولے داغے جن میں خطرناک بم بھی تھے بھاری مشین گنوں سے لیس فوجوں نے زبردست گولہ باری کی جس سے علاقے میں زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔

ادھر مصر کے صدر حسنی مبارک شام کے صدر حافظ الاسد سے ملاقات کے لئے شام گئے ہیں۔ شامی حکومت کا کہنا ہے کہ مشرق وسطیٰ امن مذاکرات میں تعطل کی ذمہ داری اسرائیل پر عائد ہوتی ہے جو مذاکرات کے انعقاد میں رکاوٹیں ڈالتا ہے۔ شام کا کہنا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں امن کے عمل میں تاخیر کا ذمہ دار اسرائیل ہے۔

ایک طرف مصر اور اردن کے اعتدال پسند رہنما ہیں جو اسرائیل کے ساتھ بات چیت کے ذریعے سیاسی مسائل حل کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں دوسری طرف انتہا پسند عناصر ہیں جن کی نمائندگی لیبیا کے صدر معمر القذافی کرتے ہیں لیبیا کے صدر معمر القذافی نے شمالی افریقہ کے مسلمان ملک تیونس کا دو روزہ دورہ کرنے کے بعد اختتام پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ انہوں نے شام اور لبنان کو مشورہ دیا کہ وہ اسرائیل سے اپنا علاقہ واپس لینے کے لئے اسرائیل کے ساتھ جنگ کریں۔ صدر قذافی نے اسرائیل پر الزام لگایا کہ اسرائیل، شام اور مصر کے خلاف جارحیت کا ارادہ رکھتا ہے انہوں نے مشرق وسطیٰ کے بارے میں فرانس کی پالیسی کو سراہا۔

○○○

ہانگ کانگ چین کے سپرد کرنے کی تیاریاں

ہانگ کانگ کا جزیرہ ماضی میں چین کا حصہ تھا۔ آج سے قریباً سو سال قبل برطانیہ نے یہ جزیرہ چین سے Lease پر لے لیا تھا۔ لیز یعنی پٹے پر لینے کے قانون کے تحت پٹہ 99 سال تک چلتا ہے۔ اس کے بعد یا تو نئے سرے سے معاہدہ طے کیا جاتا ہے یا معاہدہ ختم کر دیا جاتا ہے۔

ہانگ کانگ کا جزیرہ برطانوی حکومت کے زیر انتظام ترقی کرتا رہا۔ حتیٰ کہ پاکستان اور بھارت کی مارکیٹیں "میڈان ہانگ کانگ" اشیاء سے بھر گئیں۔ انگریزوں نے ہانگ کانگ کو فری پورٹ بنا دیا جس کے نتیجے میں اس شہر میں خوب سرمایہ کاری ہوئی اور صنعتی اعتبار سے یہ جزیرہ ایک اہم نام بن گیا۔

جب لیز ختم ہونے کا وقت آیا تو برطانیہ نے چاہا کہ چین دوبارہ اس علاقے کی ملکیت اسے ہی دے دے۔ مگر چین نے انکار کیا۔ تاہم یہ وعدہ کیا کہ چین کی ملکیت میں جانے کے بعد اس علاقے میں کمیونزم کا نفاذ نافذ نہیں کیا جائے گا۔ اس بارے میں دونوں ملکوں کے درمیانی خاصی کشیدگی پیدا ہو گئی۔

1-1997ء میں یہ جزیرہ چین کے کنٹرول میں آ جائے گا ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ ہانگ کانگ میں تعینات برطانوی افواج کی گورکھا بٹالین اس ماہ کے آخر تک ہانگ کانگ سے چلی جائے گی۔ اس سلسلے میں گورکھا بٹالین الوداعی تقریب منعقد کر رہی ہے یہ گورکھا بٹالین ہانگ کانگ میں گزشتہ 50 سال سے مقیم تھی۔

○○○

روانڈا کا حملہ

افریقہ کے ملک روانڈا نے زائر کے خلاف جو حملہ کیا تھا اس میں روانڈا کی افواج کو کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے زائر میں جاری جنگ کے فریقین سے اپیل کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کی خود مختاری اور علاقے کی سلامتی کا احترام کریں اور تنازعے کو طاقت کی بجائے بات چیت سے حل کریں۔ سلامتی کونسل کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں فریقین سے جنگ بندی کی اپیل کی گئی ہے ادھر روانڈا کی فوج نے مشرقی زائر کے قصبے گوما کے نواحی علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ روانڈا کی فوج نے مشرقی زائر میں زمین کے راستے اور کشتیوں کے ذریعے حملہ کیا تھا اور انتہائی تیز رفتاری سے قصبے کے ارد گرد کے علاقوں پر قبضہ کر لیا تھا۔

امریکہ نے روانڈا کی فوج سے کہا ہے کہ وہ ہمسایہ ملک زائر پر حملہ ختم کر دے۔ یہ بات امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نکولس برنز نے کہی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو زائرے کی سلامتی پر سخت تشویش ہے۔

روانڈا اور برونڈی کی سرحد کے ساتھ ملنے والے علاقے میں گوماوہ آخری شہر ہے جس پر باغیوں کا قبضہ نہیں تھا۔

○○○

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کی سرگرمیاں

مقبوضہ کشمیر میں نئی کٹھ پتلی حکومت برسراقتدار آنے کے بعد ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مجاہدین آزادی کی سرگرمیاں پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی ہیں۔ تازہ اطلاعات کے مطابق مجاہدین نے کپواڑہ کے قریب فوجی کیمپ پر میزائیلوں سے حملہ کر کے درجنوں گاڑیوں کو تباہ کر دیا اور 11 فوجیوں ہلاک کر دیا۔ لشکر طیبہ کے مجاہدین نے کیمپ پر جدید میزائیل اور راکٹ مارے۔ کیمپ کے فوجیوں کی مدد کے لئے آنے والی جیپ بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہو گئی۔ حزب المجاہدین نے ایک جھڑپ میں 6 فوجیوں کو مار ڈالا۔ ہندواڑہ میں حرکتہ الانصار اور حزب المجاہدین کے مشترکہ حملے کے نتیجے میں بھارتی ٹاسک فورس کے 2 اہلکار ہلاک ہو گئے۔

ایک طرف مقبوضہ وادی کی یہ حالت ہے دوسری طرف وزیر اعلیٰ کا کہنا ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو وادی میں واپس لائیں گے جو وادی کو چھوڑ کر چلے گئے اور اب بھارت کے دیگر شہروں میں آباد ہیں مسٹر فاروق عبداللہ کو اچھی طرح پتہ ہے کہ جب تک وادی میں بدامنی ہے اور حریت پسندوں کی کارروائیاں جاری ہیں اس وقت تک کوئی شخص جو وادی سے بدامنی کی وجہ سے چلا گیا ہے واپس نہیں آئے گا اس کے باوجود وہ لوگوں کو دھوکا دیکر اپنی سیاست چمکانا چاہتے ہیں۔

○○○

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مزوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30849 میں ممتاز طلعت بنت ڈاکٹر محمد رمضان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-3-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) انعامی بانڈ مالیتی تین لاکھ روپے (2) زیور طلائی وزنی بارہ تولہ مالیتی اٹھارہ سو ڈالر (3) رہائشی مکان برقبہ دس مرلہ نمبر 16/A المدینہ سٹریٹ انفنٹری روڈ لاہور مالیتی پانچ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد پچاس ڈالر روپے ماہوار بصورت Welfare مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ممتاز طلعت بنت ڈاکٹر محمد رمضان حال کینیڈا الاہور گواہ شد نمبر1 محمد اشرف عارف مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 محمد سعید سیکرٹری وصایا وصیت نمبر 10275 کینیڈا۔

مسل نمبر 30850 میں مقبول احمد ناصر ولد ممتاز حسین امتیاز قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ بارہ صدر ڈالر روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مقبول احمد ناصر کینیڈا گواہ شد نمبر1 ممتاز حسین امتیاز والد موصی وصیت نمبر 19577 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد طیب وصیت نمبر 21692۔

مسل نمبر 30851 میں امتہ الحیٔ قدسیہ زوجہ مقبول احمد ناصر قوم راجپوت پیشہ طالب علم، عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-3-10 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 32 تولہ مالیتی -/C$ 10000 اور حق مہر بذمہ خاوند محترم -/C$ 7000 اس وقت مجھے مبلغ -/C$ 200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الحیٔ قدسیہ کینیڈا گواہ شد نمبر1 مقبول احمد ناصر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 ممتاز حسین امتیاز وصیت نمبر 19577۔

مسل نمبر 30852 میں ڈاکٹر امتیاز احمد ولد ڈاکٹر نذیر احمد خواجہ پیشہ ڈاکٹری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U S A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

1-R R -2 Box262 carbondale
IL.USA 62901 value $ 22000
2- 49- Meadowlark

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Dr Carterville K62918 Value $ 20000
3- 205 Greerbiar Dr Carturilb 1262918 USA value $ 22000
4- Cash in Hand Forty thusand Dal $ 40000

اس وقت مجھے مبلغ-/15000 ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر امتیاز احمد ساکن U.S.A گواہ شد نمبر1 اسماعیل لطیف احمد U.S.A گواہ شد نمبر2 منیر احمد U.S.A۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 10۔ نومبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو پروگرام (نیا)۔
1-30 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-30 احمدیت کی تاریخ کا ایک ورق۔ از بی۔ اے۔ رفیق۔
3-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔96-11-9 (دوبارہ)۔
4-00 چینی زبان سیکھئے۔
4-30 حکایات شیریں۔ (نیا)۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی ورک شاپ نمبر1 (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 (صبح) ہمارے دوستوں سے ملئے۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-30 حکایات شیریں۔
10-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔96-11-9 (دوبارہ)۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی ورک شاپ نمبر1۔ (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر سندھی پروگرام۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-30 احمدیت کی تاریخ سے ایک ورق۔ از بی۔ اے۔ رفیق۔
2-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
3-00 اردو پروگرام۔
4-00 سہ پہر۔ اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 محفل سوال و جواب مجلس انصار اللہ یو۔کے 96-10-27۔
7-30 رات۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-30 اراؤنڈ دی گلوب۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 البانین پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز ناصرات الاحمدیہ لاہور بمقابلہ راولپنڈی بمقابلہ میرپور خاص۔

سوموار 11۔ نومبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔ (نیا)۔
2-00 تقریر آفتاب احمد خاں صاحب
2-30 درس کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت الرابع۔
3-00 متفرق پروگرام۔
4-00 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز ناصرات الاحمدیہ لاہور بمقابلہ لاہور بمقابلہ میرپور خاص۔
6-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
7-00 (صبح) اراؤنڈ دی گلوب۔ پروگرام واشنگٹن بیت۔ یو۔ ایس۔ اے۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 نارویجئن زبان سیکھئے۔ (دوبارہ)۔
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ انگلش بولنے والے احباب کے ساتھ۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر کوئز ناصرات الاحمدیہ لاہور۔ راولپنڈی۔ میری پور خاص (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر۔ درس کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 1995ء (دوبارہ)۔
1-30 تقریر آفتاب احمد خاں صاحب جلسہ یو کے۔ 1993ء۔
2-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
3-00 اردو پروگرام۔ سیرت۔ غزوہ احد۔ تحریر میر محمود احمد ناصر۔ پڑھنے والے فرید احمد نوید۔
4-00 سہ پہر اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 96-11-11۔
8-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ آل ربوہ فٹبال ٹورنامنٹ۔ دارالنصر بمقابل صدر۔
9-30 لقاء مع العرب۔
10-00 ترکی پروگرام۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

منگل۔12۔ نومبر 1996ء

12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔
2-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
4-00 نارویجئن زبان سیکھئے۔
4-30 متفرق پروگرام۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 (صبح) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ۔ دارالنصر بمقابلہ صدر۔
8-00 صبح۔ اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 نارویجئن زبان سیکھئے۔
9-30 متفرق پروگرام۔
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع 96-11-11 (دوبارہ)۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر پشتو پروگرام۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-30 (-) اصول کی فلاسفی۔
2-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)۔
3-00 اردو پروگرام۔ مولانا نسیم سیفی سے ایک گفتگو۔ حصہ اول۔
4-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)۔
5-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
6-00 خطبہ۔ از حضرت امام جماعت الرابع بیت الفضل سے 89-6-9۔
7-00 رات۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع 96-11-12۔
8-00 طبی معاملات۔ دانتوں کی بیماریاں۔ از ڈاکٹر سلطان اے مبشر و نصیر اے خان۔
9-00 لقاء مع العرب۔ (نیا)۔
10-00 نارویجئن پروگرام (-) اصول کی فلاسفی۔
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ مختاراں بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد ابراہیم صاحب پیروچک ضلع سیالکوٹ بیمار ہیں زیادہ چل پھر نہیں سکتیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

○ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ریاض احمد صاحب مرزا مقیم راولپنڈی کا بروز بدھ 6 نومبر 96ء کو میجر آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپریشن کو کامیاب بنائے۔

○ محترمہ برکت صالحہ صاحبہ بیوہ مکرم عبدالغنی بٹ صاحب سابق امیر جماعت بدوملہی کا رسولی کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ رضیہ معین صاحبہ اہلیہ معین الدین صاحب کارکن دفتر الفضل کے ناک کا اپریشن الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہو گیا ہے۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

تبدیلی فون

○ نصرت آرٹ پریس گولبازار ربوہ کا فون تبدیل ہو گیا ہے۔ اب نیا فون نمبر 213057 ہے۔

ہمیں لکھ بھیجئے

اگر زندگی کے کسی شعبے میں بھی کسی شخص نے آپ کی اس طرح مدد کی ہے کہ آپ اس کے ممنون احسان ہیں تو ہمیں وہ واقعہ تفصیل سے لکھ کر بھیجئے۔ اور اگر آپ نے اس واقعہ کے بعد بھی کوئی ایسی بات کی ہے جسے اس شخص پر احسان کے زمرے میں لایا جا سکتا ہو تو وہ بھی ضرور لکھئے۔

مقصد ہمارا یہ ہے کہ ایسے واقعات پڑھ کر اخلاق کے اس شعبے کو بڑھاوا ملے اور نہ صرف ہم ایک دوسرے کی اس طرح مدد کرنے کے درپے رہیں کہ اسے احسان بھی کہا جا سکے بلکہ جس کی مدد کی جائے وہ ممنونیت کے اظہار پر اپنے آپ کو مجبور پائے اور جیسا کہ کہا جاتا ہے احسان کا بدلہ احسان کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کوئی ایسی بات ضرور کرنی چاہئے کہ دوسرے شخص پر احسان کا رنگ اسے دیا جا سکے۔ ہم آپ کے ایسے واقعات کو شائع کر کے احسان اور ممنونیت احسان کے جذبے کو وسیع سے وسیع تر کرنا چاہتے ہیں۔ ہر واقعہ حقیقت پر مبنی ہونا چاہئے اور اس میں کسی قسم کے مبالغے کو داخل نہ کیا جائے۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ 1

نسبت جو پیشگوئی کی گئی وہ آج بھی اسی شوکت اور جلال کے ساتھ نظر آتی ہے۔ جس طرح پر کئی سو سال پیشتر۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی علیم و خبیر ہستی کا کیسا پتہ لگتا ہے۔ اگر انسانی منصوبہ اور ایک خیالی اور فرضی بات ہوتی تو اس کا نام و نشان اسی طرح مٹ جاتا جیسے دنیا کے اور بڑے بڑے مقدس قرار دیئے گئے مقامات کا نشان مٹ گیا۔ مگر نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی باتیں تھیں۔ جو ہر زمانہ میں اس کی ہستی کا زندہ ثبوت ہیں۔

یہ بات اللہ تعالیٰ کے عجائبات میں سے ہے کہ جس کو وہ عزت دینی چاہئے وہ معزز و مکرم ہو جاتا ہے اور جس کو ذلیل کرنا چاہے وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ انسانی کوشش اور سعی پر اس کا انحصار اور مدار نہیں ہے۔ بیت اللہ کی عزت و حرمت کا ٹھیکیدار وہ خود ہو گیا ہے۔ اس لئے کوئی نہیں کہ اس کی ذلت کا خواہشمند ہو اور خود ذلیل نہ ہو جائے اسی طرح پر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ جس کی عزت کا ٹھیکہ لے لے وہ دنیاداروں کی ذلت کے ارادوں سے ذلیل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

(از خطبہ 22۔ جنوری 1901ء)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیراعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ ہر قسم کی سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر احتساب کیا جائے گا۔ سب سے قانون کے مطابق نبٹا جائے گا۔ انہوں نے ہدایت جاری کی ہے کہ فروری کے انتخابات شفاف نظر بھی آنے چاہئیں۔ وزیراعظم نے اعلان کیا کہ کسی کرپٹ کو نہیں چھوڑیں گے۔ کوئی وی آئی پی نہیں ہو گا۔ بھاری بھرکم پروٹوکول ختم کر دیا گیا۔ وزراء نے رضاکارانہ طور پر اپنی تنخواہیں نصف کر دیں۔ بیرون ملک سرکاری علاج پر پابندی لگادی گئی۔ نگران کابینہ کے اجلاس کے بعد اہم فیصلوں کا اعلان وزیر اطلاعات و نشریات مسٹر ارشاد احمد حقانی نے کیا۔ کابینہ کی ترجمانی کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہماری ترجیحات میں سرفہرست فروری 1997ء میں عام انتخابات کا انعقاد ہے۔ پہلے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے نگران وزیراعظم نے کہا کہ نگران حکومت کے پاس وقت کم ہے لیکن صحیح سمت میں اصلاح کا آغاز کیا جارہا ہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر ارشاد حقانی نے کہا ہے کہ معزول وزیراعظم بے نظیر پر کوئی پابندی نہیں۔ وہ 10۔ روز تک وزیراعظم ہاؤس میں رہ سکتی ہیں لیکن وہاں سیاسی اجلاس منعقد نہیں کر سکتیں۔ آصف زرداری حفاظتی نظربندی میں ہیں ان کے بارے میں تحقیقات ہو رہی ہے۔

○ امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن دوسری بار 4 سال کی مدت کے لئے امریکہ کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے 50 فیصد، ان کے بڑے مخالف ری پبلکن امیدوار باب ڈول نے 42 فیصد اور آزاد امیدوار ارب پتی راس پیرو نے 8 فیصد ووٹ حاصل کئے تھے۔ گزشتہ انتخابات میں راس پیرو نے 19 فیصد ووٹ حاصل کئے۔ مسٹر بل کلنٹن 1944ء کے بعد دوسری بار منتخب ہونے والے ڈیموکریٹ پارٹی کے پہلے صدر ہیں۔

○ پاکستان کے مخالف امریکی سینیٹر لیری پریسلر انتخاب ہار گئے ہیں ڈیموکریٹک پارٹی کے ٹم جانسن نے ان کو بھاری اکثریت سے شکست دے دی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ صدر کا اسمبلی توڑنے اقدام جمہوریت کے خلاف سازش ہے۔ حکومت ختم کرنے کے لئے دلائل کافی نہیں ہیں۔ تین ماہ میں کیا معجزہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پچھلی تین اسمبلیوں کو توڑنے کے دلائل بہت بہتر تھے لیکن موجودہ اسمبلی کو توڑنے کے دلائل ناکافی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دفعہ 62 پر قاضی حسین احمد ہی پورے اترتے ہیں۔

○ سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے اسلام آباد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا صدر لغاری نے اقتدار کی ہوس میں اسمبلی توڑی ہے۔ وہ مستعفی ہو جائیں اور صدارت سینٹ کے چیئرمین کے حوالے کر دیں۔ صدر سمجھتے ہیں کہ اسمبلی توڑنے کے بارے میں انہیں مس گائیڈ کیا گیا ہے تو وہ اقتدار چیئرمین سینٹ کے حوالے کر دیں۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ انتخابات کے بعد پارٹی انہیں صدارت کے لئے ووٹ دے گی۔ صدر نے ملک کو تباہی کے راستے پر ڈال دیا ہے۔ عدالت سے رجوع کروں گی۔ دیکھنا یہ ہے کہ عدالت 1993ء والے قانون پر عمل کرتی ہے یا اس کے پاس ایک صوبے کے لئے ایک قانون اور دوسرے صوبے کے لئے دوسرا قانون ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صدر نے میرے خاوند کو اغوا کیا۔ اگر آصف زرداری کے خلاف الزامات ہیں تو مقدمہ درج کیا جائے۔ انہیں آئی ایس آئی کے حوالے کرنا غیر قانونی ہے وہ دوبار قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں اور ان کے والد کئی بار منتخب ہوئے۔ مرتضیٰ کا قتل سازش تھا۔ "ٹائم ٹیبل" پر عمل درآمد کے متعلق میری بات درست ثابت ہوئی۔ صدر نے ریفرنس دائر کرنے کے لئے مجھ سے مشورہ کیا نہ پارلیمنٹ کو خطوط لکھے۔ یہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ میرے خلاف عدم اعتماد کی کوشش ناکام ہو چکی تھی۔ اکثریت میرے ساتھ تھی۔

○ سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے انکشاف کیا ہے کہ اگر اپوزیشن سے میرا سمجھوتہ ہو جاتا تو میں خود اسمبلی توڑنے کا مشورہ دیتی انہوں نے کہا کہ معاشی بحران خود صدر نے پیدا کیا۔ وہ خود کو ماہر معاشیات کہتے ہیں۔ اکثر معاشی فیصلے ان کی مرضی سے ہوئے۔

○ بے نظیر نے کہا کہ اگر آصف زرداری کو جیل نہ بھیجا گیا تو میں صدر کے خلاف اغوا کا مقدمہ درج کراؤں گی۔ انہوں نے بتایا کہ اسمبلی ٹوٹنے کی رات میں ڈیڑھ بجے تک کام کرتی رہی۔ پونے دو بجے جنرل بابر نے بتایا کہ ائرپورٹس بند ہو گئے ہیں۔ صدر کو فون کیا تو انہوں نے کہا "آئی ایم سوری" میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ اسمبلیاں پہلے بھی توڑی گئیں لیکن ایسا سلوک کسی نے نہیں کیا جو لغاری نے کیا۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ میں صدر فاروق لغاری سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس کشیدگی کے عالم میں جب پیپلز پارٹی مسلم لیگ (ن) ایم کیو ایم، جماعت اسلامی اور تحریک انصاف موجود ہیں تو اگر 90 روز کے بعد الیکشن میں بے نظیر بھٹو دوبارہ وزیراعظم بن گئیں تو کیا وہ پھر اسمبلی توڑ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر صدر سے سخت مایوس ہیں مگر ان کے حوصلے بلند ہیں انہوں نے سوال کیا کہ اگر ایک شخص کی غلطی تھی تو پوری اسمبلی کیوں توڑی گئی۔

○ وفاقی کابینہ میں توسیع کر دی گئی ہے۔ مزید تین وزراء نے حلف اٹھالیا ہے۔ مسٹر فخرالدین جی ابراہیم کو وزارت عدل و قانون ملک فرید اللہ کو وزارت مذہبی امور، اور عبداللہ میمن کو پانی و بجلی کی وزارت دے دی گئی ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے صدر سے ملاقات کی تو صدر نے انہیں ہدایت کی کہ وہ تحریک عدم اعتماد کا جمہوری طریقے سے سامنا کریں۔

○ مسٹر وٹو نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل کر دی ہے اور کہا ہے کہ دس دن میں اعتماد کا ووٹ لینے کا حکم غیر قانونی ہے 60 روز دیئے جائیں۔ جو آئینی طریق کار ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے ریڈیو ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں وعدہ کرتا ہوں کہ الیکشن 90 دن میں ہوں گے۔

○ قیاس آرائیاں زوروں پر ہیں کہ حکومت سپریم کورٹ سے رجوع کر کے انتخابات ملتوی کرائے گی اور احتساب کو اولیت دے گی۔

تبدیلی فون

○ دفتر جلسہ سالانہ ربوہ کا ٹیلی فون نمبر 662 کی بجائے تبدیل ہو کر اب 213047 ہو گیا ہے۔ قارئین کرام نوٹ فرمالیں۔

○ دفتر حدیقۃ المبشرین کا فون نمبر 427 سے تبدیل ہو کر 213055 ہو گیا ہے۔

تبدیلی فون نمبر
ہمارا فون نمبر 837 تبدیل ہو کر 212637 ہو گیا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں۔ ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ -/10500
سپیشل ڈش 8 فٹ پر احمدیہ ٹیلیویژن [illegible]
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان نیازی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
30-4 تا 30-8 شام

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز
قمر جیولرز گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف فون: 04524-589

مفید اور موثر دوائیں جو اندرون و بیرون ملک مشہور ہیں
نور کاجل، آنکھوں کی صحت و تندرستی کیلئے
نور ابٹنہ، چہرے اور بدن کیلئے
نور آملہ، بالوں کیلئے
خورشید ہیئر آئل، بالوں کی صحت کیلئے ایک حیرت انگیز تخلیق
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

برائے فروخت
دارالفتوح میں ایک مکان دو منزلہ رقبہ 10 مرلے
نیچے: دو بیڈروم۔ اٹیچڈ باتھ روم۔ کچن۔ ڈرائنگ روم، ٹی وی لاؤنج۔ برآمدہ۔ کارپورچ
اوپر: ایک بیڈروم اٹیچڈ باتھ روم۔ بالکونی۔ برآمدہ۔ سٹور ٹیلیفون کی سہولت موجود
معلومات و رابطہ کیلئے: محمد رمضان شاہ ... نصیر آباد حلقہ عزیز ربوہ فون: 211842، 212205

خواتین کی
سیکوریا
مطب حمید